45793 ـ رمضان میں لڑکی سے مذاق کیا اور بطور تادیب روزہ توڑ دیا

سوال

میں یورپ میں تقریبا سولہ برس رہائش پذیر رہا اور یونیورسٹی کی تعلیم مکمل کی جبکہ میری عمر بائیس برس تھی، ایک بار رمضان المبارک میں اچانك میری ہوسٹل كی راہداری میں لڑكی سے ملاقات ہوئی جہاں لڑكے اور لڑكیا اكٹھی رہتے ہیں، اور میں روزے سے تھا، لیكن شیطان نے مجھے ورغلایا اور میں نے اس لڑكی سے مذاق اور خوشطبعی اور بوسہ وغیرہ لینا شروع كر دیا لیكن پھر اس سے رك گیا اور اپنے كیے پر نادم ہو كر اپنے كمرہ میں چلا گیا اور اپنے آپ سے كہنے لگا:
میں مسلمان ہو كر اور پھر رمضان میں ایسا كام كرتا پھرتا ہوں، مجھے كوئی حق نہیں كہ ان مخلص قسم كے داعی حضرات سے تعلق ركھوں جن كے ساتھ میری روزانہ ملاقات ہوتی ہے، مجھے اس خیر كا كوئی حق حاصل نہیں اور میں نے اس فعل كی بنا پر روزہ توڑ لیا، ہو سكتا ہے مذی كی بنا پر میں نے غسل بھی كرنا تھا، اور پھر میں اپنے آپ سے انتقام لیتے ہوئے اس دن كا روزہ توڑ دیا اور پانی پی لیا.... اللہ تعالی آپ كو بركت سے نوازے مجھے بتائیں كہ مجھ پر كیا واجب ہوتا ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

آپ كے ساتھ جو كچھ پیش آیا وہ كفریہ ملك میں رہائش اختیار كرنے اور لڑكے اور لڑكیوں كی مختلط تعلیم كا نتیجہ ہے، اسی لیے علماء كرام نے اس سے بہت زیادہ اجتناب كرنے كا كہا ہے، ہم اللہ كا شكر ادا كرتے ہیں كہ اس نے اس سے بھی بڑھے كام میں پڑنے سے آپ كو محفوظ ركھا.

آپ نے اس دن كا روزہ توڑ كر بہت بڑی غلطی كی، آپ كو چاہیے تھا كہ اس لڑكی كے ساتھ جو كچھ كیا اللہ تعالی كے حضور اس سے توبہ كرتے اور اپنا روزہ جاری ركھتے.

آپ كو علم ہونا چاہیے كہ خیر اور نیكی سے روكنے كے لیے شیطان كا سب سے بڑا وسیلہ اور طریقہ یہ ہے كہ وہ آپ كو اچھے اور صالح دوست و احباب سے روك دے، یا پھر بھلائی اور نیكی كے كام نہ كرنے دے اور اس كی دلیل یہ ہو كہ آپ اس كے اہل نہیں ہیں.

اور اس نیكی اور بھلائی كے عمل اور اچھے لوگوں سے دوری كا نتیجہ اس گناہ سے بھی زیادہ بڑا ہو گا جس كی بنا پر آپ اس سے دور ہوئے ہیں، اس لیے عقلمند وہ ہے جو معصیت و گناہ سے رك جائے تا كہ وہ اسے دوسری معصیت

اور گناہ میں نہ دھکیل دے، بلکہ اسے جتنی بھی جلدی ہو سکے اس سے توبہ کرنی چاہیے، اور اسے زیادہ سے زیادہ خیروبھلائی کے کام کرنے چاہیے، کیونکہ اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے:

یقینا نیکیاں اور اچھے کام برائیوں اور معصیت کو ختم کر ڈالتی ہیں.

اور مذی نکلنے کے بارہ میں عرض یہ ہے کہ علماء کرام کے صحیح قول کے مطابق مذی خارج ہونے سے روزہ باطل نہیں ہوتا، امام ابو حنیفہ، امام شافعی رحمہم اللہ کا مسلك یہی ہے، اور شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ تعالی نے بھی اسے اختیار کیا ہے.

دیکھیں: المغنی (3 / 20) الاختیارات الفقھیۃ (97).

مزید تفصیل کے لیے سوال نمبر (38074) اور (49752) کا جواب ضرور دیکھیں.

حالانکہ آپ کو مذی نکلنے کا یقین بھی نہیں تھا.

اور پھر مذی میں غسل لازم نہیں ہوتا، بلکہ وہ نجس ہے جس سے وضوء ٹوٹ جاتا ہے، صرف آپ کے لیے اتنا کافی تھا کہ آپ اس جگہ کو دھو ڈالتے، اس کی تفصیل دیکھنے کے لیے آپ سوال نمبر (34172) کے جواب کا مطالعہ کریں.

آپ پر اس دن کے روزے کی قضاء میں روزہ رکھنا واجب ہے، اور اس کے ساتھ توبہ بھی کریں، اور مغلظ کفارہ لازم نہیں آتا، کیونکہ راجح قول کے مطابق یہ وطئی اور جماع کے ساتھ مختص ہے، جیسا کہ امام شافعی اور احمد رحمہم اللہ کا مسلك یہی ہے.

لیکن اگر آپ نے اس دن کی قضاء میں تاخیر کردی اور دوسرا رمضان آگیا تو تاخیر کی بنا پر آپ پر قضاء کے ساتھ کفارہ بھی ہو گا، جو کہ ایك مسکین کو نصف صاع تقریبا ڈیڑھ کلو غلہ دینا ہے، اس کی مزید تفصیل دیکھنے کے لیے آپ سوال نمبر (38867) کے جواب کا مطالعہ کریں.

واللہ اعلم .